ریشمی کپڑے کا عمامہ شریف پہننے کا حکم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3101

تاریخ اجراء: 24 ربیع الاوّل 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مرد کے لیے ریشمی کپڑے کا عمامہ شریف پہننا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد کے لیے اصلی ریشم کا عمامہ پہننا، ناجائز و گناہ ہے؛ کیونکہ احادیث مبارکہ میں مرد کو ریشم پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ یہ واضح رہے کہ اصلی ریشم وہی ہے جو ریشم کے کیڑے کے تھوک سے پیدا ہوتا ہے، اور احادیث مبارکہ میں اسی کی حرمت بیان ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ وہ کپڑے جو بظاہر ریشم کے محسوس ہوتے ہیں، جیسے اسٹون واش، سلک وغیرہ، ان کے بارے میں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان میں اصلی ریشم (یعنی جو ریشم کے کیڑے کے تھوک سے بنتا ہے) نہیں ہوتا، بلکہ عموماً ان میں پولیسٹر یا نقلی ریشم ہوتا ہے یا ریڈیم کی ملاوٹ کرکے شائننگ اور چمک پیدا کی جاتی ہے جس سے کپڑا ریشمی معلوم ہوتا ہے۔ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو ایسے کپڑوں کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ شرعاً ریشم وہی حرام ہے جو اصلی ہو۔ البتہ ایسا کپڑا پہننے سے اگر لوگوں کے بدگمانی میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہو تو بچنا بہتر ہے، خصوصاً ان حضرات کے لیے جو عوام الناس کے درمیان کسی دینی منصب پر فائز ہوں جیسے علماء کرام اور مشائخ عظام، انہیں زیادہ احتیاط کرنی چاہیے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ“ ترجمہ: ریشم نہ پہنو کیونکہ جو اسے دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث 2069، ص 825، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ تمر تاشی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ”تنویر الابصار“ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”یحرم لبس الحریر ولو بحائل علی المذھب علی الرجل“ ترجمہ: صحیح مذہب کے مطابق مرد کو ریشم پہننا حرام ہے اگرچہ ریشم اور اس کے بدن کے درمیان کوئی چیز حائل ہو۔ (تنویر الابصار متن درمختار مع ردالمحتار، ج9، ص580، کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ”فتاوی رضویہ“ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”سلک کو بعض نے کہا کہ انگریزی میں ریشم کا نام ہے، اگر ایسا ہو بھی تو اعتبار حقیقت کا ہے نہ کہ مجرد نام کا، بربنائے تشبیہ بھی ہوتا ہے جیسے ریگ ماہی، مچھلی نہیں، جرمن سلور، چاندی نہیں۔ جو کپڑے رام بانس یا کسی چھال وغیرہ چیز غیر ریشم کے ہوں اگرچہ صناع سے ان کو کتنا ہی نرم اور چمکیلا کیا ہو مرد کو حلال ہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج22، ص194، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”ریشم کے کپڑے مرد کے لئے حرام ہیں، بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا حائل ہو یا نہ ہو، دونوں صوتوں میں حرام ہیں اور جنگ کے موقع پر بھی نرے ریشم کے کپڑے حرام ہیں۔۔۔ سن اور رام بانس کے کپڑے جو بظاہر بالکل ریشم معلوم ہوتے ہوں، ان کا پہننا اگرچہ ریشم کا پہننا نہیں ہے مگر اس سے بچنا چاہیے۔ خصوصا علما کو کہ لوگوں کو بدظنی کا موقع ملے گا یا دوسروں کو ریشم پہننے کا ذریعہ بنے گا۔“ (بہار شریعت، ج03، حصہ16، ص410، 411، مکتبۃ المدینہ)

بہار شریعت میں ہے ”مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز، یعنی اس کی چوڑائی چار انگل تک ہو، لمبائی کا شمار نہیں۔ اسی طرح اگر کپڑے کا کنارہ ریشم سے بُنا ہو جیسا کہ بعض عمامے یا چادروں یا تہبند کے کنارے اس طرح کے ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار انگل تک کا کنارہ ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز۔۔۔ عمامہ یا چادر کے پلّو ریشم سے بُنے ہوں تو چونکہ بانا ریشم کا ہونا ناجائز ہے، لہذا یہ پلّو بھی چار انگل تک کا ہی ہونا چاہیے زیادہ نہ ہو۔ (بہار شریعت، ج3، حصہ16، ص411، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم